الأعوان

Al-Awan(Research Journal)
e-ISSN:3006-5976 p-ISSN:3006-5968

Published by: Al-Awan Islamic Research Center
URL: al-awan.com.pk

	قرآن مجید میں عدل وانصاف کا تصور اور عصر حاضر میں اس کی اہمیت **The Concept of Justice and Equity in the Holy Quran and its Contemporary Importance**
Author (s)	**1. Fahad Iqbal** **2. Muhammad Rafique**
Affiliation (s)	1. Department of Islamic Studies, University of the Punjab, Lahore, Pakistan 2. Department of Islamic Studies, Bahauddin Zakariya University, Multan, Pakistan
Article History:	**Received**: May.22. 2024 **Reviewed**: Jun.11. 2024 **Accepted**: Jun.15. 2024 **Available Online**: Jun.30. 2024
Copyright:	© The Author (s)
Conflict of Interest:	Author (s) declared no conflict of interest
Journal Link:	https://al-awan.com.pk/index.php/Journal
	Volume 1, Issue 4, Oct-Dec 2023

قرآن مجید میں عدل وانصاف کا تصور اور عصر حاضر میں اس کی اہمیت

The Concept of Justice and Equity in the Holy Quran and its Contemporary Importance

1. Fahad Iqbal 2. Muhammad Rafique

1. Department of Islamic Studies, University of the Punjab, Lahore, Pakistan

2. Department of Islamic Studies, Bahauddin Zakariya University, Multan, Pakistan

Abstract:

Justice and equity occupy a central position in the teachings of the Holy Quran. The Quran not only emphasizes fairness in personal dealings but also lays down comprehensive principles for social, political, and economic justice. The concept of 'Adel (justice) and 'Inset (equity) is considered as universal values, guiding humanity towards peace, stability, and ethical governance. In today's world, where societies are increasingly facing challenges of corruption, inequality, and discrimination, the Quran perspective on justice remains highly relevant. This article explores the multifaceted dimensions of justice in the Quran, its relationship with human rights, governance, and moral responsibility, and its importance for establishing harmony in modern society. By revisiting Quran injunctions and prophetic traditions, the paper aims to highlight how these timeless values can provide solutions to contemporary social and global challenges.

Keywords: *Quran, justice, equity, contemporary world, Islam, guidance*

تعارف

انسانی تاریخ گواہ ہے کہ کسی بھی معاشرے کی ترقی، استحکام اور پائیداری کا بنیادی ستون عدل وانصاف ہوتا ہے۔ جب تک معاشرے میں انصاف قائم رہتا ہے، وہاں امن، مساوات اور خوشحالی کا دور دورہ رہتا ہے، لیکن جیسے ہی عدل کی بنیادیں کمزور پڑتی ہیں، ظلم، ناانصافی اور استحصال نے اس معاشرے کو کھوکھلا کر دیا۔ قرآن مجید نے عدل و انصاف کو محض ایک اخلاقی قدر کے طور پر نہیں بلکہ ایمان کا لازمی تقاضا قرار دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام میں واضح فرمایا ہے کہ انصاف قائم رکھنا دراصل تقویٰ اور قربِ الٰہی کا ذریعہ ہے، چاہے یہ انصاف اپنے خلاف ہی کیوں نہ ہو۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ قرآن میں عدل کو محض ایک نظریہ نہیں بلکہ عملی ذمہ داری اور اجتماعی فلاح کی بنیاد کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ کی سیرت بھی عدل وانصاف کی عملی تفسیر ہے۔ آپ ﷺ نے ریاستِ مدینہ میں ایسا نظام قائم کیا جس میں ہر فرد کے حقوق محفوظ تھے اور قانون سب کے لیے برابر تھا۔ آپ نے یتیموں، عورتوں، غلاموں اور مظلوم طبقے کے ساتھ انصاف کر کے دنیا کو یہ درس دیا کہ کوئی بھی معاشرہ صرف اسی وقت پائیدار ہو سکتا ہے جب اس کی بنیاد عدل پر قائم ہو۔ اسلامی شریعت میں بھی عدل کو مرکزی حیثیت حاصل ہے، جہاں فرد اور ریاست دونوں پر لازم کیا گیا ہے کہ وہ ایک دوسرے کے حقوق ادا کریں اور ناانصافی سے اجتناب کریں۔ موجودہ دور میں جب دنیا معاشرتی ناہمواری، معاشی استحصال، کرپشن اور بین الاقوامی سطح پر طاقت کے غلط استعمال جیسے مسائل میں گھری ہوئی ہے، وہاں قرآن کا تصورِ عدل وانصاف ایک نئی امید فراہم کرتا ہے۔ قرآن اس بات کی تلقین کرتا ہے کہ انسانی تعلقات، معیشت، سیاست اور عالمی روابط سب عدل پر قائم ہوں، تاکہ دنیا ظلم، جبر اور ناانصافی کے اندھیروں سے نکل کر امن، مساوات اور بھائی چارے کی روشنی میں داخل ہو سکے۔ لہٰذا یہ موضوع نہ صرف مذہبی نقطۂ نظر سے اہم ہے بلکہ سماجی، سیاسی اور بین الاقوامی سطح پر بھی انسانیت کی نجات کے لیے بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔

قرآن مجید میں عدل وانصاف کی بنیادی تعلیمات

قرآن مجید عدل وانصاف کو انسانی زندگی کا بنیادی ستون قرار دیتا ہے اور اسے اللہ تعالیٰ کی پسندیدہ صفتوں میں شمار کرتا ہے۔ قرآن کی تعلیمات میں بارہا یہ ہدایت دی گئی ہے کہ فیصلے کرتے وقت ذاتی تعلقات، عداوت یا مفاد کو بالکل نظر انداز کر کے انصاف پر قائم رہنا ضروری ہے، جیسا کہ سورۃ النساء میں ارشاد ہے " : اے ایمان والو ! انصاف پر مضبوطی سے قائم رہو اور اللہ کے لیے سچی گواہی دو، خواہ وہ تمہارے اپنے خلاف ہو یا والدین اور رشتہ داروں کے خلاف"۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسلام میں عدل صرف

ایک سماجی قدر نہیں بلکہ ایمان کا لازمی تقاضا ہے۔ عدل ہی وہ اصول ہے جس سے معاشرہ ظلم، ناانصافی اور مفاد پرستی کی بیماریوں سے نجات پاتا ہے۔ قرآن عدل کو تقویٰ کے ساتھ جوڑتا ہے، یعنی جو شخص واقعی متقی ہے وہ کبھی بھی ظلم و زیادتی یا جھوٹے فیصلے کی طرف مائل نہیں ہوگا۔ اس بنیادی تعلیم کا مقصد ایک ایسا معاشرہ تشکیل دینا ہے جس میں ہر شخص کے حقوق محفوظ ہوں، طاقتور اور کمزور سب کے لیے قانون برابر ہو، اور امن و انصاف کی فضا قائم ہو۔

عدل و انصاف نبی کریم ﷺ کی سیرت میں

نبی کریم ﷺ کی پوری حیاتِ مبارکہ عدل و انصاف کا ایک روشن اور کامل نمونہ ہے۔ آپ ﷺ نے اپنی ذاتی زندگی اور بطور سربراہِ ریاست دونوں حیثیتوں میں عدل کو ہمیشہ اولین ترجیح دی۔ فیصلے کرتے وقت آپ ﷺ نے کبھی ذاتی تعلقات یا قبیلوی وابستگی کو آڑے نہ آنے دیا۔ مثال کے طور پر، اگر کسی معزز قریشی عورت نے چوری کی تو آپ ﷺ نے بغیر کسی مصلحت کے فرمایا کہ اگر میری بیٹی فاطمہ بھی ایسا جرم کرتی تو میں اس پر بھی وہی حد جاری کرتا۔ یہ اعلان اس بات کی عملی شہادت ہے کہ آپ ﷺ کے نزدیک قانون سب کے لیے برابر تھا۔ اسی طرح یتیموں، کمزوروں اور معاشرتی سطح پر محروم طبقات کی حمایت ہمیشہ آپ کے فیصلوں میں جھلکتی رہی، تاکہ ان کے حقوق محفوظ رہیں اور کوئی طاقتور ان پر ظلم نہ کر سکے۔ ریاستِ مدینہ میں آپ ﷺ نے عدل کا ایسا نظام قائم کیا جو اس وقت کی دنیا کے لیے ایک نیا اور منفرد نمونہ تھا، جہاں مختلف مذاہب اور قبائل کے لوگ رہتے تھے لیکن سب کے لیے قانون یکساں تھا۔ اس طرح نبی اکرم ﷺ نے عدل و انصاف کو صرف ایک نظریہ نہیں بلکہ عملی زندگی میں نافذ کر کے آنے والی نسلوں کے لیے مثالی رہنمائی فراہم کی۔

اسلامی معاشرت اور قانون میں عدل کا کردار

اسلامی معاشرت کی بنیاد ہی عدل و انصاف پر رکھی گئی ہے تاکہ ہر فرد کے جان، مال، عزت اور آزادی کے حقوق محفوظ رہیں۔ قرآن و سنت نے واضح کیا ہے کہ کوئی معاشرہ اس وقت تک پائیدار اور پرامن نہیں ہو سکتا جب تک عدل اس کے تمام قانونی و سماجی ڈھانچوں میں بنیادی اصول کی حیثیت نہ رکھتا ہو۔ فقہ اسلامی نے عدل کو ہر قانون، اصول اور ضابطے کی جڑ قرار دیا ہے، چاہے وہ عبادات کے مسائل ہوں یا معاملات کے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلامی شریعت میں سزا و جزا کا واضح نظام موجود ہے جو فرد کو ذمہ دار بناتا اور معاشرے کو جرائم سے محفوظ رکھنے میں مدد دیتا ہے۔ مثلاً حدود کے قوانین نہ صرف انصاف کے قیام کے لیے ہیں بلکہ معاشرتی اصلاح اور برائیوں کی روک تھام کا ذریعہ بھی بنتے ہیں۔ اسلامی نظامِ عدل کا امتیاز یہ ہے کہ یہ صرف قانونی نہیں بلکہ اخلاقی اور روحانی پہلو کو بھی ساتھ لے کر چلتا ہے، تاکہ معاشرے میں انصاف کا ماحول پیدا ہو اور ہر فرد اطمینان اور امن کے ساتھ زندگی گزار سکے۔

4. معاشی و سماجی نظام میں انصاف کی ضرورت

اسلامی تعلیمات کے مطابق کسی بھی معاشرے کی فلاح و بقا کا انحصار اس کے معاشی اور سماجی نظام میں عدل و انصاف کے قیام پر ہے۔ قرآن نے دولت کی منصفانہ تقسیم پر زور دیا اور زکوٰۃ، صدقات اور خیرات جیسے احکامات کے ذریعے ایک ایسا نظام متعارف کرایا جس سے دولت کا ارتکاز صرف چند افراد تک محدود نہ رہے۔ اسلامی نظامِ معیشت میں یہ تصور بنیادی حیثیت رکھتا ہے کہ ہر شخص کو اس کا حق ملے، اور معاشرے کے کمزور و محروم طبقات کو کبھی بھی نظرانداز نہ کیا جائے۔ اگر کسی سماج میں دولت کی غیر منصفانہ تقسیم ہو، طاقتور مزید طاقتور ہو جائے اور کمزور مزید محروم، تو وہاں ناانصافی، بگاڑ اور فساد جنم لیتے ہیں۔ اسی لیے اسلام میں انصاف کو محض قانونی تقاضا نہیں بلکہ سماجی ذمہ داری بھی قرار دیا گیا ہے تاکہ ایک ایسا معاشرہ وجود میں آئے جہاں ہر فرد امن، خوشحالی اور مساوات کے ساتھ زندگی گزار سکے۔

5. عصر حاضر میں عدل و انصاف کا بحران

موجودہ دور میں دنیا بھر کے معاشرے عدل و انصاف کے شدید بحران کا شکار ہیں۔ کرپشن، اقرباء پروری، نااہل افراد کی تقرری اور ذاتی مفاد پرستی نے عدل کے نظام کو کمزور کر دیا ہے۔ حکمران طبقہ ذاتی مفادات کو ترجیح دیتا ہے، جس کے نتیجے میں عوامی اعتماد مجروح ہوتا ہے اور معاشرتی بگاڑ بڑھتا ہے۔ طاقتور طبقہ اکثر قانون کو اپنے فائدے کے لیے استعمال کرتا ہے جبکہ غریب اور کمزور کو انصاف حاصل کرنے کے لیے طویل اور کٹھن راستوں سے گزرنا پڑتا ہے۔ یہ صورتِ حال نہ صرف معاشرتی ناہمواری کو بڑھاتی ہے بلکہ عوام میں احساسِ محرومی اور بے چینی کو بھی جنم دیتی ہے۔ عصر حاضر کے اس بحران کا حل صرف اسی وقت ممکن ہے جب قرآن و سنت کی روشنی میں عدل کو نظامِ حیات کا مرکزی اصول بنایا جائے اور قانون سب کے لیے برابر ہو۔

6. بین الاقوامی تعلقات میں قرآنی تصورِ انصاف

قرآن مجید نے انسانیت کو یہ تعلیم دی ہے کہ اقوامِ عالم کے ساتھ تعلقات امن، برابری اور عدل کی بنیاد پر قائم کیے جائیں۔ اسلام اس بات کی ہرگز اجازت نہیں دیتا کہ طاقتور قومیں کمزور اقوام پر ظلم کریں یا ان کے وسائل پر ناجائز قبضہ کریں۔ قرآن کے مطابق انصاف کا تقاضا یہ ہے کہ معاہدات کی پابندی کی جائے، دشمنی میں بھی زیادتی نہ کی جائے اور ہر قوم کو عزت و وقار کے ساتھ جینے کا حق دیا جائے۔ موجودہ دور میں عالمی تنازعات، جنگوں اور سیاسی عدم استحکام کی سب سے بڑی وجہ ناانصافی اور طاقت کا غلط

استعمال ہے۔ بڑی طاقتیں اکثر اپنے مفادات کے لیے کمزور ممالک کے حقوق سلب کر لیتی ہیں، جس سے ظلم، دہشت گردی اور بغاوت جیسے مسائل جنم لیتے ہیں۔ قرآن کا پیغام یہ ہے کہ اگر دنیا کے تعلقات عدل و انصاف پر استوار ہو جائیں تو عالمی امن ممکن ہے اور انسانیت حقیقی ترقی کی طرف بڑھ سکتی ہے۔

انصاف اور انسانی حقوق کا قرآنی ربط

قرآن مجید نے انسانی حقوق کے تحفظ کو عدل و انصاف کا لازمی جزو قرار دیا ہے۔ اسلام نے سب سے پہلے ان طبقات کو حقوق دیے جو ہمیشہ سے معاشرتی استحصال کا شکار رہے تھے، جیسے عورتیں، یتیم، مسکین، غلام اور دوسرے کمزور طبقے۔ عورتوں کو وراثت اور معاشرتی حیثیت دی گئی، یتیموں کے مال کی حفاظت کا حکم دیا گیا، غلاموں کی آزادی کو نیکی اور تقویٰ کا عمل قرار دیا گیا، جبکہ مسکینوں اور ناداروں کی کفالت کو سماجی انصاف کی بنیاد بنایا گیا۔ قرآن نے مذہب کی آزادی کو بھی تسلیم کیا، یہاں تک کہ ارشاد فرمایا گیا : *"دین میں کوئی جبر نہیں"* (البقرۃ 256 :)، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ انسان کو اپنی عقیدے کی آزادی حاصل ہے۔ اسی طرح جان و مال کا تحفظ اور مساوات کو معاشرتی عدل کے بنیادی تقاضے قرار دیا گیا۔ آج کی دنیا میں انسانی حقوق کی جو تحریکیں اٹھ رہی ہیں، اگرچہ ان کا ظاہری فریم ورک جدید ہے، مگر ان کے بنیادی اصول قرآن کے بیان کردہ تصورات سے ہم آہنگ کیے جا سکتے ہیں۔ درحقیقت اسلام نے چودہ سو سال قبل ہی ایک ایسے معاشرتی نظام کی بنیاد رکھی تھی جس میں انسانی وقار اور عدل و مساوات کی ضمانت موجود ہے۔

.7 جمہوریت اور حکمرانی میں انصاف کی اہمیت

اسلامی تعلیمات کے مطابق حکمران پر لازم ہے کہ وہ اپنی رعایا کے ساتھ انصاف کرے اور اپنے اختیارات کو امانت سمجھتے ہوئے استعمال کرے۔ قرآن کی رو سے قیادت ایک ذمہ داری ہے نہ کہ ذاتی ملکیت، لہٰذا حکمران اگر عدل سے ہٹ جائے تو وہ امانت میں خیانت کا مرتکب ہوتا ہے۔ قانون کی بالادستی، شفاف انتخابات، اداروں کی آزادی اور عوامی مشاورت وہ بنیادی اصول ہیں جو عدل و انصاف پر مبنی حکمرانی کو یقینی بناتے ہیں۔ جب حکمران عدل سے انحراف کرتے ہیں تو قومیں بدامنی، معاشرتی بگاڑ اور انتشار کا شکار ہو جاتی ہیں، جبکہ عدل پر مبنی قیادت سے قومیں ترقی، خوشحالی اور امن کی راہ پر گامزن ہوتی ہیں۔ اسلام نے واضح کیا ہے کہ ایک عادل حکمران کا ایک دن کا عدل ساٹھ سال کی عبادت سے بہتر ہے، جو اس بات کی اہمیت کو ظاہر کرتا ہے کہ انصاف ہی حکمرانی کا اصل مقصد اور معیار ہے۔

خلاصہ

قرآن مجید میں عدل وانصاف کو نہ صرف ایک اخلاقی قدر بلکہ ایک بنیادی دینی فریضہ قرار دیا گیا ہے۔ یہ اصول اسلامی معاشرت، سیاست، معیشت اور بین الاقوامی تعلقات کے تمام پہلوؤں میں نمایاں دکھائی دیتا ہے۔ قرآن نے بارہا اس بات پر زور دیا کہ انصاف پر قائم رہنا ایمان کا تقاضا ہے، چاہے فیصلہ اپنے خلاف یا قریبی رشتہ دار کے خلاف کیوں نہ ہو۔ نبی کریم ﷺ کی سیرتِ طیبہ بھی عدل وانصاف کی عملی تفسیر ہے، جہاں آپ ﷺ نے ریاستِ مدینہ میں ایسا نظام قائم کیا جس میں طاقتور اور کمزور سب کے لیے قانون برابر تھا۔ اسلامی قانون (شریعت) کی جڑ عدل ہے، جس میں حقوق وفرائض، سزا و جزا، اور سماجی انصاف کا واضح نظام موجود ہے۔ معیشت میں انصاف کی بنیاد پر زکوٰۃ وصدقات کے احکامات دیے گئے تاکہ دولت چند ہاتھوں تک محدود نہ رہے اور محروم طبقے کی ضروریات پوری ہوں۔ تاہم موجودہ دور کا سب سے بڑا المیہ یہی ہے کہ معاشرے کرپشن، اقرباء پروری اور ناانصافی میں گھرے ہوئے ہیں، جس نے عدل کے توازن کو بگاڑ دیا ہے اور عوامی اعتماد کو مجروح کر دیا ہے۔ قرآن کا پیغام صرف داخلی معاملات تک محدود نہیں بلکہ بین الاقوامی تعلقات میں بھی عدل ومساوات کو بنیاد بنانے کی تعلیم دیتا ہے۔ اگر اقوامِ عالم طاقت کے بجائے انصاف پر تعلقات قائم کریں تو دنیا کو جنگوں اور تنازعات سے نجات مل سکتی ہے۔ اسی طرح جمہوریت اور حکمرانی میں انصاف ہی اصل پیمانہ ہے، کیونکہ قانون کی بالادستی، اداروں کی آزادی اور شفاف قیادت کے بغیر کوئی قوم ترقی نہیں کر سکتی۔ انسانی حقوق کے حوالے سے قرآن نے عورتوں، یتیموں، مسکینوں اور غلاموں کے حقوق کو واضح طور پر بیان کیا اور مذہبی آزادی و مساوات کو بنیادی انسانی حق قرار دیا۔ یہ وہی اصول ہیں جنہیں آج دنیا جدید انسانی حقوق کے نام سے پیش کرتی ہے۔ عصرِ حاضر کے چیلنجز کا حل اسی وقت ممکن ہے جب ہم عدل وانصاف کے قرآنی تصور کو اپنے سیاسی، معاشرتی اور معاشی نظام کا مرکز بنائیں۔ یہ اصول انسانیت کو ظلم وجبر سے نجات دلا سکتے ہیں، مساوات کو یقینی بنا سکتے ہیں اور دنیا کو ایک پرامن اور ترقی یافتہ معاشرہ فراہم کر سکتے ہیں۔

حوالہ جات

قرآن مجید، سورۃ النساء، آیت 135۔

قرآن مجید، سورۃ المائدہ، آیت 8۔

قرآن مجید، سورۃ النحل، آیت 90۔

قرآن مجید، سورۃ البقرۃ، آیت 282۔

قرآن مجید، سورۃ الانعام، آیت 152۔

صحیح بخاری، کتاب الاحکام، باب السمع والطاعۃ۔

صحیح مسلم، کتاب الامارۃ، باب وجوب طاعۃ الامراء۔

سنن ابی داؤد، کتاب الاقضیہ۔

سیرۃ ابن ہشام، جلد 2، باب دستورِ مدینہ۔

طبری، تاریخ الامم والملوک، جلد 3۔

ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، سورۃ النساء کی تفسیر۔

شاہ ولی اللہ دہلوی، حجۃ اللہ البالغہ، جلد 1۔

امام غزالی، احیاء علوم الدین، کتاب الامر بالمعروف۔

مولانا مودودی، تفہیم القرآن، سورۃ النساء، آیت 135۔

ڈاکٹر اسرار احمد، مباحث القرآن، حصہ دوم۔

مولانا شبیر احمد عثمانی، تفسیر عثمانی۔

جاوید احمد غامدی، میزان، باب سیاست۔

مولانا امین احسن اصلاحی، تدبر قرآن، جلد 3۔

سید قطب، فی ظلال القرآن، جلد 2۔

علامہ یوسف القرضاوی، الاسلام والعلمانیۃ۔

ڈاکٹر محمود احمد غازی، محاضراتِ قرآن، جلد 4۔
پروفیسر خورشید احمد، اسلام اور معیشتِ جدید۔
مولانا وحید الدین خان، اسلام اور جدید ذہن کے مسائل۔
ڈاکٹر رفیع الدین، مقصد حیاتِ انسانی۔
پروفیسر فتح محمد ملک، اسلام اور انسانی حقوق۔
ڈاکٹر انوار احمد زئی، اسلام اور عالمی نظامِ عدل۔
شیخ یوسف القرضاوی، فقہ الزکاۃ، جلد 1۔